

گفتہ عالم

ڈاکٹر محمد سیار نقوی

غالبہ انیسویں صدی کے نئے دہائی

گفتہ غالب

ڈاکٹر
محمّد سیادت
نقوی

پیشہ: مصنف، پروفیسر، قلمی طالب، گروپ کی طرف سے
ایک اور کتاب۔

پیشہ: محقق، ادبی، فلسفہ، زبان، گروپ، کتاب، کتاب، میں

بھی: ایڈیٹر، گروپ، میں

<https://www.facebook.com/groups/1714478642572895/>

1714478642572895/

میر: ایڈیٹر، میں، میں

0007 2528048

@Gangar ♥♥♥♥♥♥♥♥



غالب انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی

کتاب و سنت
۲۰۲۰

جملہ حقوی محفوظ

سنا اشاعت ۱۹۹۴ء
 زیر اہتمام شاہد علی
 پرنس عزیز علی نقوی
 نوٹس مسعود علی نقوی
 سربراہ عطاء اللہ اختر
 قیمت ساٹھ روپے

ناشر

غالب انسٹیٹیوٹ

ایمانی غالب بلاک کراچی - ۷

فہرست مضامین

- ۱۔ پیش لفظ ہدیہ سر تری احمد ۷
- ۲۔ تحریر ملک رام ۱۱
- ۳۔ حرف آغاز ۱۳
- ۴۔ غالب کی انفرادی ادب ۲۳
- ۵۔ برہان کا طبع اور غالب کے ادبی معرکے ۳۹
- ۶۔ غالب کے سحر قند ۵۳
- ۷۔ غالب کا نثری ادب ۸۳
- ۸۔ غالب کی شاعری و نگارش ۹۷
- ۹۔ غالب کی فلسفیانہ نگراں نگاہ ۱۱۳
- ۱۰۔ غالب کے فارسی اور وکلام کا تحقیقی مطالعہ ۱۵۵

انتساب

والد غلام احمد الاسلام مولانا
 سید محمد عیارت صاحب کلیم
 طاب ثراہ کے نام
 جن کی علمی اور ادبی تربیت اس تصنیف کی محرک بنی

پیش لفظ

قالب پر ہے کتاب، اکثر سیادت فقوی کے سب ذیل، سات مضامین کا مجموعہ ہے، قالب کی اختراوی، ہر بیان کا طبع اور قالب کے اور ہی سر کے، قالب کے معبر فقہاء، قالب کا فنی ادب، قالب کی شوقی نگاروں، قالب کی فلسفیانہ فکر کا ایک جائزہ اور قالب کے فارسی اور اردو کلام کا تجزیہ مطالعہ سیادت فقوی ایک کچھ بھٹے فقہاء ہیں، انہوں نے قالب کے متعلق جن موضوعات پر حکم اظہار کیا ہے وہ سب اہم ہیں اور قالب پر ہے کتاب، قابلیت میں معقول اچانے کی موجب ہوئی۔

عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ قالب پر اتنا لکھا جاتا ہے کہ اب اس موضوع پر لکھنے کی گنجائش بہت کم ہے۔ لیکن یہ خیال صحیح نہیں ہے، قالب اردو اور فارسی کے عظیم شاعر اور فن کار تھے اور شاعری میں بعض لحاظ سے ان کا مقام شاید سب سے بلند ہو، عظیم فن کار مقامی اور وطنی نہیں ہوتا، اس کے انکار اکثر زمانہ و مکانی قید سے آزاد ہوتے ہیں، ان سے ہر زمانے اور ہر ملک کے لوگ استفادہ کرتے ہیں، قالب اس ذمے میں جاتے ہیں وہ ہر دور میں مقبول رہیں گے اور لوگ شوق سے ان کے کام کا مطالعہ کریں گے۔ اچھے شاعر اور ادیب ہر اگر چاہیں کچھ اس کتاب میں وجود میں لائیں تو ان سے قالب کی زندگی و شخصیت اور فن کے سارے پہلوؤں کے مطالعہ کا حق اور نہیں ہو سکتا، شکیباز انگریزی کا عظیم شاعر تھے اس کی شہرت عالم گیر ہے اور جب تک انگریزی زبان جاتی رہے گی، اس کی شاعری لوگوں کی دلچسپی کا سامان فراہم کرتی رہے گی، اس پر اتنی کتابیں لکھی گئی ہیں اور کچھ جاری ہیں کہ ان سے کچھ نیا اختیار ہو سکتا ہے۔ قالب بھی اسی انداز کے شاعر و ادیب و فن کار تھے، ان پر اتنی کتابیں لکھی گئی ہیں کہ ان سے ایک کتابخانہ میں سکتا ہے، چالیس پچاس کتابیں، قالب جیسے فن کار کی فکر کے سارے پہلوؤں کا مطالعہ نہیں کر سکتیں، اس کے محاسن میں تاحہ دانے کے لورپ اور فقہاء کے لٹے و لڑے، ان شوقی موجود ہیں گا۔ قالب کا مطالعہ جاری رکھنا ہے، انہی ان کے فن پر کتابیں لکھیں جتنے کی ضرورت پڑے، کچھ کہا گیا ہے :

گاہاں ہر کہ ہر بیان کسبے کار مٹاں
خبر باد کا بخوردہ و درگ تاج است

اس میں شہ نہیں کہ قالب کے کلام پر فلسفیانہ رنگ، قالب ہے اس کے مرنے تحلیل کی پرور میں ہنسی تک ہے، ہر بیان تک عام قاری کا ذہن عموماً نہیں پہنچتا، لیکن اس کے کلام کا

اجاز ہے کہ ہر شخص اپنے ظرف کے مطابق اس سے کسب فیض کر رہتا ہے۔

غالب کے مسلط میں نہایت سے کام کرنے لگتی ہیں۔ ان کے دماغ کا وسیع اعتبار و شکل لہذا تیار ہو رہا ہے۔ ہر شخص کے رابطہ و ایس سے پاک ہو۔ ان کے فکری کام کی تیج آوری اور اس کا انتخابی متن شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کا فکری کام تو لازمی توجہ چاہتا ہے۔ لکھ رہا ہے۔ سب کو مدد اور طمانہ انداز میں نشر کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ معلوم فکری کام کلیات کی شکل میں شائع ہو گیا ہے۔ لیکن وہ ناقص ہے۔ اس پر کام کرنے کی ضرورت باقی ہے۔ فکری کام تو اور بھی توجہ طلب ہے۔ اس کا ابھی تک کوئی معقول انداز نہیں مل سکتا۔ حال ہی میں لایا جانے والا اس نے غالب کے فکری کام کی تعداد میں سے بھرپور تعداد میں کرنے کی پیشکش کی ہے۔ اس موقع سے قارئین کو مطلع کیا جاتا ہے۔ غالب کے لکھنے سے ہم نے فکری شہ پارے ابھی بچا کئے نہیں دیا۔ بڑے محسوس کی بات ہے۔ ہم غالب کے پرستار ہیں۔ اس سے بے پناہ محبت اور زبردست جذباتی تعلق کے باوجود اس کے کام کی تعداد میں کی طرف سے غفلت حیرت انگیز ہے۔

غالب کے فکری کام کی ادبیت ایک اور اعتبار سے بھی ہے۔ فکری ایک بڑے نئے کی کم تر شئی عالمی زبان ہے۔ اور اب فکری تہذیب میں کے وہ بڑے طبع و تھوڑے تھوڑے شیعہ اور یورپ دونوں نظریوں پر مل جاتا ہے۔ ان کے کام سے ان شیعہ کا ایک بڑا خطرہ اور دست بھر کر اور ترقی کے مستقبل پر سنا جاتا ہے۔ اس خیال کے پیش نظر ان کے سامنے فکری کام کی جمع آوری وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اور غالب کی فکر پر ایرانی تہذیب کے اثرات کا مطالعہ اور اس کی تحقیق شیعہ اور یورپ دونوں کے فکری کاموں کے شاموں اور ادیبوں کے لئے دلچسپی کا سبب ہو گا۔

ہندوستان کا یہ قاعدہ ہے کہ پھر اس کے سامنے لاری سروس کے کی تیج آوری اور تعداد میں ہر جگہ ہے۔ پھر اس کو بچا لیا اور ہر کچا جاتا ہے۔ ان پر رضا میں لکھ جاتے ہیں۔ تنقیدی لکھوں کے ذریعے ان کے دماغ اور کام کا تقیہ ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے پاس ایسا نہیں ہوا۔ سامنے اور تھوڑے کام طور پر جبرہ اصولوں پر توجہ نہیں ہو سکتی ہے۔ یہ کام تو بچہ ہو چکا ہے۔ ابھی تک ان کے طور پر ان کا کام نہیں ہو سکتا۔ لیکن شاموں اور بچہ پر تنقید کا کام بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ غالب کا ابھی بھی حال ہے۔ ان کے تھوڑے کام طرح طرح مرتب ہونے چاہئے۔ مرتب نہیں ہو سکے ہیں۔ لیکن ان کا کام تنقید کی کسوٹی پر پرکھا جائے گا۔ ان کا بچہ بچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کا سامرا کام مثلی تنقید کے جبرہ اصولوں پر مرتب ہو۔ پھر نقد میں کو پرکھے اور ان کا سامرا مقرر کرے۔ لہذا یہ کہ غالب کے سامنے کام کی تصحیح و ترتیب کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے یہ بات صحیح نہیں کہ غالب کے مطالعات آخری منزل تک تک پہنچ گئے ہیں اور ابھی تو غالب کے تحقیق

ہوت ہے کام کرنے کو پائی ہیں۔

راقم المروف نے اس امر کی طرف کئی بار اشارہ کیا ہے کہ غالب کے کلام میں جتنے علمی، فنی، تاریخی، تہذیبی، فلسفی امور کا ذکر ہے، ادب، انہماک کے ساتھ کسی شاعر یا ادیب کے یہاں اس کا مشورہ بھی نہیں ہے، اس بلکہ وہ ان کے کلام سے صحیح طور پر استفادہ کرنے کے علمی مطالبے کا تقاضا کرتا ہے اور ایک امر تو ایسا ہے کہ اس میں وہ سب سے ممتاز ہیں، وہ وہ ہیں ان قدریم کی تاریخ، تہذیب اور ثقافت کا اثر نہی پرک۔ وہ دساتیر سے بہت متاثر تھے، چنانچہ دساتیر کی لڑجنگ پر جو نمونہ ملی تھا، نے سطرک و سطرک کے نام سے علمی تھی، اس پر ان کی تقریظ موجود ہے، ادب و ادب میں ان کے کلام نظم و نثر میں دساتیری اثرات کافی حد تک پائے جاتے ہیں۔ لیکن آج تک ان کے فنکاروں کی تقریباً غالب کے کلام کی اس خصوصیت تک نہیں پہنچی، اور اصل میں ان کا تعلق ہے، غصہ کافانی یا اباحت ہے، جو غالب کی انھوں قابل تھیں، غصہ ہے، اور ان کا تعلق میں ایک مذہب و دست انھیں اس وجہ سے ہیں، جو کہ اس کا صنف جزو دانش کی اصل حیثیت سے واقف و واقف اس کا نتیجہ ہے، کہ سیکڑوں جزو دانش صورتیں اس کی فرجنگ میں موجود ہیں، اور اصل جزو دانش جزو پوری زبان کی ایک اصطلاح ہے جس کے لغوی معنی گزارش کے ہیں، لیکن اس کے اصطلاحی معانی مخصوص ہیں، جو پوری زبان میں کالی تعداد میں ایسے سائناتی زبان کے اصطلاحات شامل ہو گئے ہیں، جو عموماً ایسے آسانی سے تعلق رکھتے ہیں، اس طرح کے اصطلاح کی کتابت کو سائناتی لفظ کے اعتبار سے ہوتی ہے، لیکن جب جتنے وقت اس کا متبادل اصطلاحات جزو پوری لفظ ہے، اور ایسا ہے، اگر یہ لفظ کی طرح کے *degradation* میں، کھڑا ہوتا ہے، اور پست پڑ جاتا ہے، اس کا لفظی شواہد پڑ جاتے، اس کا لفظی شواہد کا اس کا اس بات کا جزو دانش صاحب برہان کا تعلق سے ایک بڑی غلطی ہے، یہی کہ اس نے اس جزو دانش صورتوں کو پوری رسم لفظ کے مطابق پڑ کر سیکڑوں، انہیں اصطلاحات اپنے صفتوں میں شامل کرتے ہیں، چند صورتیں اصطلاحات میں۔

اب ۔ چنگا جزو دانش

اور ۔ زنجیر کا جزو دانش ۔ عریض

اور شہاد ۔ اور گاہ کا جزو دانش ۔ عرض

ابن ۔ وزن صفت شکن، انگلی کا جزو دانش ۔ عربی غلب

اور ۔ پاشم کا جزو دانش ۔ عریض بین و غیرہ

لہذا یہ کلام ہے کہ برہان کا تعلق کا جوہر انھیں ہے، کہ اس نے سیکڑوں اصطلاحات کا تذکرہ ہے کوئی تعلق نہیں، ان کو ان کے اصیل معنوں کے عوض بدوش کا کلمہ کیا ہے، اور غالب جزو دانش کی

حقیقت ہے، واقعہ یہ تھا کہ اس لئے ان کے یہاں صاحبِ برہان کی اس بڑے انھیں کی طرف کوئی اشارہ نہیں، اس سلسلے کی بحث، راقم کی کتاب نقدِ قاضی برہان میں ۲۶۹۵ تا ۲۷۰۲ میں ہونے لگی۔

ڈاکٹر سیادت نقوی صاحب کی کتاب کا ایک مقالہ 'برہان قاضی اور طالب کے ادبی حیرت' ہے، اس میں برہان قاضی کا تنقیدی مطالعہ خصوصاً نہیں، اس بلکہ ڈاکٹر موصوف سے برہان کے افکار کی شناخت، خصوصاً ساقی بنی عامر کا اصول اور چودہ ورثہ صورتوں کا غازی لغت میں ان کے بارے میں کیا جا سکتا ہے۔

میرے خیال میں طالب کے تحقق سے تین بنیادی کتابیں تیار ہونی چاہئے۔

۱۔ طالب، حیات اور کارنامے، یہ چار طبقوں میں ہوں

پہلے اول، آثار و حیات

پہلے دوم، طالب کی شاعری

پہلے سوم، طالب کی نثر نگاری

پہلے چہارم، طالب کا غازی کلام آئینہ صوفیوں میں

حصہ اول : طالب کی غازی شاعری

حصہ دوم : طالب کی غازی نثر نگاری

حصہ سوم : طالب کی نثر نگاری قاضی برہان کی روشنی میں

۲۔ طالب کے جملہ کام، نثر، نظم، حدود، غازی کی شناخت ایک سلسلہ میں

۳۔ طالب اپنے نثر نگاری کی تنظیم و ترتیب۔

آخر میں ڈاکٹر سیادت نقوی کی کتاب 'گفتہ طالب' کے سلسلے میں، بات عرض کروں گا کہ یہ کتاب اپنے موضوعات کی اہمیت اور مصنف کتاب کی سرکاری زندگی بلکہ امید ہے کہ طالب قلموں میں زندگی نگاہ سے مدد ملے گی۔

ظفر احمد

۱۶ مارچ ۱۹۹۳

پرمسطور پر اتنا ہی نہ بھی ہو لیکن اس سے آپ کے علم میں اضافہ ہو سکتا ہے یا آپ کو کچھ مسئلہ سے پرہیز کرنے کی ضرورت یا ترقیب پہنی ہوئی چیز تو بار آور فرمائیے کہ اس سے آپ کے مطالعے کا مقصد پورا ہو گیا۔
 اس مقالے کو سیکرٹری سے منسلک شدہ آپ کے علم میں اضافہ بھی ہو گا اور آپ اپنے مطالعات کو دلچسپی
 بڑھائی ہوگی۔ اس کے علاوہ یہ کچھ معمولی بات نہیں ہے۔

مکمل نہیں ہے کہ اگرچہ دنیا فائز کے اس نئے مطالعے کا یہ حقہ کر سکی ہیں مگر تاہم یہ کہ انھ
 تہذیب و اخلاقیات پر مسیحیت کی کو اپنا بھی اور اپنی سفر جاری رکھنے کی آفتاب کی روشنی فرمائیے اور وہی
 حوالہ اپنی کتابیات سے آگے دے گا کہ وہ بالکل کرتے ہیں۔ آمین :

ہی کے بعد اس ناطقہ میں جس قسم کی خرابی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس کی بنیاد پر سنائی دیتی ہے کہ
 کے بعد سے نقاب کشی کو ان کے لئے ناقص بننے کی بجائے اس کے نتیجے میں وہ اقلیت کی بنیاد پر اس
 کے لئے اپنے اندرون میں جاری ہوئی کہ ان کے اندرون میں وہ ترقیوں کے قیام سے پہلے ہی کے نتیجے میں
 ان کے لئے وہ ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے
 مقبول۔ لیکن ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے

ان کی اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے
 ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے
 ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے

ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے
 ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے
 ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے

ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے
 ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے
 ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے

ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے
 ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے
 ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے

ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے
 ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے
 ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے اور ان کے اندرون میں ہے

مردان کی بے اعتنائی و بی محبتی کی سلسل میں یہ تعویض سے بے ادب کی افادت محبت و غائی تو یہ بھی
 آثار است۔ ان کی افادت کی خاطر فارسی شاعری کی وہ پستی میں اس طرح کے نام نہ پڑے یہ محبت پرچوں کی نگاہ سے بھی
 کا مشکل اثرات ہے یہی اپنے فارسی دان کی دھونس جھاتے ہوئے مولانا میں سے اتنا ذوق خودیہ کا حال کیا جانتے
 ہوتے وہ بے خیالی سمجھتے تھے۔

مآتب مغربی وقت فارسی شاعری کے میدان میں کہہ سکتا ہے اس زمانہ میں ایک ہندی نگار کی
 ادب میں بے غورانی ترقی و اسلوب کی نشانی نہ ملتی تھی۔

فارسی ادب کے قریب سے فارسی شاعری کو بھی اسلوب میں کچھ کہا جاتا ہے جسے یہی مآتب ایک تہذیبی
 کی گہرے طور پر ایک ہندی کے مطالعہ سے ملتی ہے۔ اس کا دورانی کا ایک ادب کے ان صورتوں میں ایک
 شمار کی جاسکتی ہے جس میں ہندوؤں نے فارسی کے لے کر اپنے ملک کی تہذیب کو خود ہی بنا دیا۔ ایک ہندی نگار کو خود
 کی ایک ہندو بہت ترہداس کی تھی اور اس میں اس کے اپنے مطالعہ سے ایک بہت زیادہ متاثر ہوئے تھے۔ ان کے
 سے اس اسلوب کو ایک ہندی کے نام سے یاد کیا جائے گا۔ وہ بڑی بڑی ہوتی ہیں۔ ایک مصلحتی کہا جاتا
 ہے کہ ان کے اثرات نظری و فطری شعریہ تھے۔ وہ خود اپنے ایک ہندی کی یہی تہذیب تھی۔ وہ
 اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے اثرات کا دورانی اس کے ایک قابل تہذیب و تہذیب
 ہوا۔ ان کے اثرات میں ایک ہندی تہذیب سے ایک شاعر نے اپنے ملک میں ان کے اثرات سے ایک
 تہذیب میں اس اسلوب کے اثرات سے ایک ہندی تہذیب میں اس کے اثرات سے ایک ہندی تہذیب میں
 تھی۔ اس میں ایک ہندی تہذیب کے اثرات سے ایک ہندی تہذیب میں اس کے اثرات سے ایک ہندی تہذیب میں
 میں شمار کی جاسکتی ہے۔ ان کے اثرات سے ایک ہندی تہذیب میں اس کے اثرات سے ایک ہندی تہذیب میں
 ہمارے میں ایک ہندی تہذیب میں اس کے اثرات سے ایک ہندی تہذیب میں اس کے اثرات سے ایک ہندی تہذیب میں
 "ایک ہندی کے نام سے یاد کیا جائے گا۔"

ایک ہندی کی قیامی تہذیب سے ایک ہندی تہذیب میں اس کے اثرات سے ایک ہندی تہذیب میں
 شعور میں اس اسلوب کی قیامی تہذیب میں اس کے اثرات سے ایک ہندی تہذیب میں اس کے اثرات سے ایک ہندی تہذیب میں
 حال ہوتے ہیں۔ ان کے اثرات سے ایک ہندی تہذیب میں اس کے اثرات سے ایک ہندی تہذیب میں

"ایک ہندی کے نام سے یاد کیا جائے گا۔"

ایک ہندی کے نام سے یاد کیا جائے گا۔"

ایک ہندی کے نام سے یاد کیا جائے گا۔"

ایک ہندی کے نام سے یاد کیا جائے گا۔"

حقاری میں اظہار نہیں کرتا ہے۔

”نا بدھوں کی خیر میں فکر، محبوب کے مراد سے نہ ملنے کی مشترک پہلو

میں میں کے اپنے اپنے اراں میں ہے۔“

حقاً غالب کو ان کے آثار سے غافل نہ رہیں، خاص فرشتے کی کچھ نہیں وہ غالب کو دیکھ کر انھیں ہر دم میں
طوریہ اولیہ نہیں، انھیں کی طوٹ نہ ہو سکتی تھی۔ یہی ہے جس کی عقلی صورت حال بگڑ رہی ہے کہ انھوں نے
پناہ انہیں سے کہہ کر اس کی خصوصیات سے ان کا قدیم کے انحرافات میں اوستہ چاہی، ان کا یہی وجہ ہے طرزی کی پہچان
ان کا انحرافات میں اوستہ میں ان کے ہر ایک انحرافات میں انھیں اپنی ہی وہی پہچان ہے کہ جسے غالب کی عقلی پہچان
کو ان کے سامنے ہی جھکا کر ہے۔ یہاں تک کہ ان کے عقیدہ چاند سے سوویت سے سامنے، غالب کے ان عقیدہ سے
کوتاہی سے، ان کے عقیدہ سے ہی ان کا پیش کرنا کہ ان کے سامنے ان کے انحرافات میں اوستہ انحرافات میں اوستہ
میں موجود ہے، انھیں غالب نے ان پر نہ بھروسہ کیا، ان کے انحرافات میں ان کی عقلی پہچان سے ہی
غالب کی پہچان میں ان کی تصویر سے ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں
ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں
ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں
ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں

ہر گاہ کہ انھیں مشتاقوں کو ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں

میں ہی غالب کو پہچانے انہیں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں
یہاں سے ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں

ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں

غالب کو پہچانے انہیں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں
ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں

ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں

غالب کو پہچانے انہیں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں

یہ تو غالب کی پہچان میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں
ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں
ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں ان کے انحرافات میں

طرز انہوں کے نویسنہ شاعری کو ایسی گناہ تہنیتی ہے جس سے گو گو شاعری کو فارسی شاعری کی دست گیری سے جوڑنے کے لیے آنا کر رہا ہے اور خاص طور سے گو گو غزل کو غالب کی نامور شاعری سے ایک ایسی جانت اور پر گیر صفت بنوا ہے جس کی ہم گیری اور ہا صیت فارسی غزل کے لیے ہر طرح قابل رشک بھی ہا سکتی ہے ہنگاموں کے لیے غالب نے یہ کیا کہا ہے۔۔

جو نہ بچے کو پختہ کیوں کر ہو دشتک فارسی غزل غالب دیکھو پڑھو کہ دے سنا کیوں

جو اشعار

۱۔ ہر اردووی "اقبال" ماخوذ اقبال کا قصور غزوی از ڈاکٹر عابد حسین۔

۲۔ غالب فارسی غزل کی روایت میں غالب نامہ سلسلہ

۳۔ یادگار غالب از مولانا حالی

۴۔ غالب فارسی غزل کی روایت میں غالب نامہ سلسلہ

۵۔ غالب فارسی غزل کی روایت میں غالب نامہ سلسلہ

۶۔ غالب اور غالب ڈاکٹر احمد زہاوی غالب نامہ سلسلہ

۷۔ غالب فارسی غزل کی روایت میں غالب نامہ سلسلہ

۸۔ ماخوذ از غالب اور غالب غالب نامہ سلسلہ

۹۔ غالب اور اقبال کے شعر کی ہمالیات از وسعت جیس خاں

۱۰۔ کلیات غالب فارسی

۱۰۔ اس کی ترتیب وہ آگے کے خوب سے ہے اور اس سے قبل کسی قسم سے نہ
 کہ ترتیب انکی نظر نہیں۔

(۱۱) اس کی صفحہ کے سامنے ترتیب وار دیکھ کر میں صحت کی اس کی تفصیل لکھی۔
 غور نگاہ میں نہیں آتی۔

(۱۲) اکثر مطالعہ کا مطالعہ کی طبیعت کی ہے۔

یہ بات خاص طور پر یہی کہ سکتی ہے کہ اس کی ترتیب سے تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات
 یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات
 یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات
 یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات
 یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات
 یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات

اس کے لئے یہ کہ ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات
 یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات
 یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات
 یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات
 یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات
 یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات

یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات

یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات

یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات

اس کا نام لکھا ہے۔

غالب یہ کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات
 یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات
 یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات
 یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات
 یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات
 یہی حالت کہ اس کی ترتیب سے اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات

غالب کی طبیعت پر اس کے اثرات میں تبدیلی کا احساس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات

حواشی

- ۱۔ "تقدیر کا طبع پر ہون" ص ۱۰۱ پر دیکھو نیز فرید احمد مافوق از قائب نام پر دہلی ملاحظہ
- ۲۔ "خود بینی" از مرزا قائب
- ۳۔ "تقدیر کا طبع پر ہون" ص ۱۰۱ پر دیکھو نیز فرید احمد
- ۴۔ "قائب پر ہون" ص ۱۰۱ از مرزا قائب مرتبہ قاضی عبدالودود
- ۵۔ "قائب پر ہون" ص ۱۰۱
- ۶۔ "قائب پر ہون"
- ۷۔ "آئینہ قائب" از قاضی عبدالودود صاحب
- ۸۔ "ذکر قائب" از ملک دماغ صاحب
- ۹۔ "آئینہ کے سہلی" از مرزا قائب
- ۱۰۔ "ذکر قائب" از ملک دماغ صاحب
- ۱۱۔ "آئینہ کے سہلی" از مرزا قائب
- ۱۲۔ "نامہ قائب" از مرزا قائب
- ۱۳۔ "تقدیر قائب" از قاضی عبدالودود صاحب
- ۱۴۔ "آئینہ قائب" از قاضی عبدالودود
- ۱۵۔ دیباچہ از رسالہ قرآنہ بلو کشیدی
- ۱۶۔ مافوق از پتہ تیز مرتبہ قاضی عبدالودود صاحب
- ۱۷۔ "آئینہ قائب" از قاضی عبدالودود
- ۱۸۔ "آئینہ قائب" از قاضی عبدالودود
- ۱۹۔ مافوق از اعلا کتب نجفی" سائے گہر و شیرازی
- ۲۰۔ مافوق از کتب مسیحی "نقل قول بلو کشیدی

ہاں ہے اس قصیدے نے غالب کی افسانہ کی طرح لکھ کر دکھایا کہ اس نے اپنے اس فن کا
 استعمال کیا ہے اور اس کا انداز ہے اس طرح کے لکھنے میں اس نے اپنے فن کا انداز
 دیا تھا اور آغا جان بخش نے ان کی اس طرح کی لکھ کر دکھایا۔

اگر یہ لکھ کر دکھائی دے کہ اس نے لکھا ہے
 کام تیرے لئے اور اس میں ہے اس کا
 اور اس میں ہے اس کا اور اس میں ہے اس کا
 دستاویز کی کتاب : مصلحتی ہے اس کا
 اس کا مصلحتی ہے اس کا اور اس میں ہے اس کا

گراں تھی سے غنا : اس کا مصلحتی ہے اس کا
 غالب کی زندگی میں اس کی لکھ کر دکھائی دے اس کا
 عمارت ہے اس کا اور اس میں ہے اس کا
 چنانچہ اس کا اور اس میں ہے اس کا

اس کا اور اس میں ہے اس کا

اس کا اور اس میں ہے اس کا

اس کا اور اس میں ہے اس کا

اس کا اور اس میں ہے اس کا

اس کا اور اس میں ہے اس کا

اس کا اور اس میں ہے اس کا

اس کا اور اس میں ہے اس کا

اس کا اور اس میں ہے اس کا

اس کا اور اس میں ہے اس کا

اس کا اور اس میں ہے اس کا

اس کا اور اس میں ہے اس کا

اس کا اور اس میں ہے اس کا

اس کا اور اس میں ہے اس کا

طرح پیدائش میں رخصت لیکن اسودانہ خاں قیامت ہے

غیر کے ساتھ اندر پہلی آسمان اور عام فہم طرز کو جسے پہلے ہی قرآنی طور پر لکھی جاتی تھیں کے متعلق طراز
یہ طرز قرآن کا مزید اظہار قرار لیتے ہیں۔ جہاں سے اس کی شاعری کا دور دورہ شروع ہوتا ہے۔ اس دور کی شاعری اتنی
نہیں تھی جتنی کہ غالب نے غالب اور قول غالب۔

پا پچھتی کہ غالب کی ہے کوئی جھوٹا کرم تنوں کا

۱۰ مصداق کر دیا ہے۔

جس طرح غالب کے عارضیاتی تصور ہر دور کی بہتر تھی۔ یہی ہے اسی لیے ان کے مستوری و نظری کی
تصویر بھی ہر زمانہ کی کسی کامیابی نہیں رہی۔ یہی ہے ان کے کلام کی وہ ایک جہت جس کے انکشاف ہندو ہیں اس
وہ شہادت پائی جاتی ہے کہ اس کا کلام غالب کو وہی نظریہ تسلیم کرنے سے نہیں ہوا اسی شدت و عقائد کے مطابق
تبدیلی سے کہ غزل اور اس کی پائیداری سے ہی جنوں نے غالب کو پہچانی ہے اس کی جگہ جو سب سے پہلی بار دلی
وہ ایک دور کی کلام غالب کی عظمت کی ہی وضاحت کر رہا ہے۔ جہاں ان کے اس تصور خلائق کی عظمت کے بعد ان کی عظمت
یہ بھی معلوم فرما سکتے ہیں کہ ان کے کلام کے چند عناصر جو ان کی عظمت کی ایک جہت ہیں ان کی عظمت
کی پہلی بار غالب کا دور اور اس کے دور کے کلام کی عظمت کے نام میں جو ان کی عظمت کی ایک جہت ہے۔

ماتالی کی یہ کھوشی کہ یہ بات تمہاری ایک تیرا ہے۔ یہی ہے ان کی ایک جہت جس کے انکشاف ایک جہت ہے
نہایت سے اس کے غالب کی شخصیت اور ان کے کلام کی عظمت کے نام میں جو ان کی عظمت کی ایک جہت ہے۔
ان کی عظمت کی ایک جہت ہے کہ ان کے کلام کی عظمت کی ایک جہت ہے۔ یہی ہے ان کی عظمت کی ایک جہت ہے۔
یہ ان کی عظمت کی ایک جہت ہے کہ ان کے کلام کی عظمت کی ایک جہت ہے۔ یہی ہے ان کی عظمت کی ایک جہت ہے۔
یہ ان کی عظمت کی ایک جہت ہے کہ ان کے کلام کی عظمت کی ایک جہت ہے۔ یہی ہے ان کی عظمت کی ایک جہت ہے۔
یہ ان کی عظمت کی ایک جہت ہے کہ ان کے کلام کی عظمت کی ایک جہت ہے۔ یہی ہے ان کی عظمت کی ایک جہت ہے۔
یہ ان کی عظمت کی ایک جہت ہے کہ ان کے کلام کی عظمت کی ایک جہت ہے۔ یہی ہے ان کی عظمت کی ایک جہت ہے۔
یہ ان کی عظمت کی ایک جہت ہے کہ ان کے کلام کی عظمت کی ایک جہت ہے۔ یہی ہے ان کی عظمت کی ایک جہت ہے۔

۱۱ ان کے اندر ان کا کلام اس دور کے کلام کی عظمت کی ایک جہت ہے۔ یہی ہے ان کی عظمت کی ایک جہت ہے۔

۱۲ ان کے اندر ان کا کلام اس دور کے کلام کی عظمت کی ایک جہت ہے۔ یہی ہے ان کی عظمت کی ایک جہت ہے۔

۱۳ ان کے اندر ان کا کلام اس دور کے کلام کی عظمت کی ایک جہت ہے۔ یہی ہے ان کی عظمت کی ایک جہت ہے۔

۱۴ ان کے اندر ان کا کلام اس دور کے کلام کی عظمت کی ایک جہت ہے۔ یہی ہے ان کی عظمت کی ایک جہت ہے۔

۱۵ ان کے اندر ان کا کلام اس دور کے کلام کی عظمت کی ایک جہت ہے۔ یہی ہے ان کی عظمت کی ایک جہت ہے۔

۱۶ ان کے اندر ان کا کلام اس دور کے کلام کی عظمت کی ایک جہت ہے۔ یہی ہے ان کی عظمت کی ایک جہت ہے۔

اچھوت پیدا ہوتے ہیں جو عورتوں کے ساتھ برائی سمجھتی ہو گھبراہٹ کر پھرتے ہیں

لغت نہیں لکھتے ؟ ۹

مالی کے بعد اس وقت پر یہ سنا ہے جو اصل میں تو کچھ ایسے ناخوشی پیدا کرتے تھے جن سے خاص روایتیں ملنے لگی
پیش گوئی غالب کے لیے کاغذ پر لکھا گیا کہ اس شخص کی زندگی میں کوئی شخصیت سر فرستے ہوئے نہیں
روائی تھی کہ ظہور کر کے آئے۔

۱۰ مالکین نے یہی سنا کہ غالب لکھا کہ اپنے خاصوں تھیوری نقطہ نظر کو ہم کسی پر پڑائے کی پیش گوئی
ہے جس کا وہ بیان احتمال میں ہی ہے اس کے نتیجے میں انہوں نے غالب کی شاعری میں اضافی اضافہ
وہ تھیوری تھا کہ جو لوگ یہی خاص طور سے غور کیا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کی ہر کچھ کو ختمی ہو گئی
ہے جو غالب کا خیال تھا کہ ان کے خیال کے تحت یہ شخصیت کے ذہن پر آئیگی کہ ان کے خیال کے تحت یہ شخصیت کے ذہن پر آئیگی
ہو گیا ہے ان کے لیے وہ شخصیت کو خود ہی پیدا کر کے ہے ایک شخصیت کے ذہن پر آئیگی کہ ان کے خیال کے تحت یہ شخصیت کے ذہن پر آئیگی
"کاسم نام غالب کی ہر ہر بات ہے شفا ہے جس کی بات ہے ایک شخصیت کے ذہن پر آئیگی کہ ان کے خیال کے تحت یہ شخصیت کے ذہن پر آئیگی
فانی کو سنا ہے کہ ہر اس کے بعد انہوں نے اپنی گفتگو کا آغاز کیا کہ ان کے خیال کے تحت یہ شخصیت کے ذہن پر آئیگی۔

۱۱ "مردمان کی ہائی کورس میں مقدس وید" ان کے خیال کے تحت یہ شخصیت کے ذہن پر آئیگی

۱۲ "جنت کے شکل کے سنگے ہیں ان کی ہر ہر بات ہے شفا ہے جس کی بات ہے ایک شخصیت کے ذہن پر آئیگی

۱۳ "نہ ہے اس کے اندر میں پیدا ہو گیا ہو جو نہیں" ۱۴

۱۵ "مردمان کی ہائی کورس میں مقدس وید" ان کے خیال کے تحت یہ شخصیت کے ذہن پر آئیگی
غالب کی شاعری کا اس طرح کا نتیجہ ہے۔

۱۶ "غالب کے مشاعرہ" ان کے خیال کے تحت یہ شخصیت کے ذہن پر آئیگی

۱۷ "مردمان کی ہائی کورس میں مقدس وید" ان کے خیال کے تحت یہ شخصیت کے ذہن پر آئیگی

۱۸ "مردمان کی ہائی کورس میں مقدس وید" ان کے خیال کے تحت یہ شخصیت کے ذہن پر آئیگی

۱۹ "مردمان کی ہائی کورس میں مقدس وید" ان کے خیال کے تحت یہ شخصیت کے ذہن پر آئیگی

۲۰ "مردمان کی ہائی کورس میں مقدس وید" ان کے خیال کے تحت یہ شخصیت کے ذہن پر آئیگی
۲۱ "مردمان کی ہائی کورس میں مقدس وید" ان کے خیال کے تحت یہ شخصیت کے ذہن پر آئیگی

۲۲ "مردمان کی ہائی کورس میں مقدس وید" ان کے خیال کے تحت یہ شخصیت کے ذہن پر آئیگی

۲۳ "مردمان کی ہائی کورس میں مقدس وید" ان کے خیال کے تحت یہ شخصیت کے ذہن پر آئیگی
۲۴ "مردمان کی ہائی کورس میں مقدس وید" ان کے خیال کے تحت یہ شخصیت کے ذہن پر آئیگی

غائب ہو کر وہ شاہ لکھنؤ کا داروغہ بن گیا۔ غرض کہ وہ غائب ہو کر
 اپنے خاندان و بیوی بچوں کو لے کر ہوتی ہے۔ یہی سب سے پہلی ایک
 شخص کی طرف سے غائب ہو کر ہوتا ہے۔ یہی سب سے پہلی ایک
 غائب کی غائبی ہے۔ یہی سب سے پہلی ایک غائب کی غائبی ہے۔
 قابل و بزرگ ہے۔

راہل اصوبت۔ جب کہ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں
 تو وہ بھی وہی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں
 کے لئے یہ بھی وہی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں
 کے لئے یہ بھی وہی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں

آپ کو یہاں دکھا رہا ہوں کہ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں
 کے لئے یہ بھی وہی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں
 کے لئے یہ بھی وہی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں
 کے لئے یہ بھی وہی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں

غائب کی غائبی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں
 کے لئے یہ بھی وہی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں
 کے لئے یہ بھی وہی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں
 کے لئے یہ بھی وہی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں
 کے لئے یہ بھی وہی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں
 کے لئے یہ بھی وہی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں
 کے لئے یہ بھی وہی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں
 کے لئے یہ بھی وہی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں

غائب کی غائبی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں
 کے لئے یہ بھی وہی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں
 کے لئے یہ بھی وہی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں
 کے لئے یہ بھی وہی ہے۔ غائب کے لئے میں اکثر غائب کی طرف اشارہ کرتا ہوں

کہ وہ خود مشرق پر پناہ لے گا تو اس سے ظہار صدیقی صاحب نے یہ اتفاق کر لیا ہے۔

نائب و صاحب ایسے دو کے جتنے بڑے سزا گم میں ہو چکے

اُن دو کے ساتھ بے رنگ قرار دینے کی وہ اپنے پرستاروں کو

اپنے غلامی کو، کے ساتھ کی دعوت دیتی لیکن حقیقت

ہے کہ وہ غلام اس قدر ن اُن دو ظالموں کی ایک شکایت

کا ہیقت و کتنا ہے بلکہ وہ اپنی عزت و فخر کے بڑے سنگ

یا مشورہ کے حدود مسائل و معاملات کی بلکہ دستاویز

اور گواہی و ضمانت دیتی ہے ؟ ۱۷

یہ ایک مختصریت ہے کہ نائب اپنے زمانے کے رطوبت افکاروں کی طرف کی تفسیر یا کچھ نہیں سمجھ رہی

انھوں نے کی فلسفیانہ اعتراضات و ان کی جوابی کی یہ فلسفہ کی ایک شہرہ و کلام و اپنی اپنی ہے

جس کے صاحب یہ بات خود نہیں دیکھ سکتے ہیں اگر انھیں صاحب باطل و بہت میں ہو تو ان کی تفسیر

کے لئے ضروری ہے کہ انھیں ایک فلسفی اور حکیم ہو سکتے تھے وہی فلسفیانہ دین کی زبان میں کہہ سکتے

فلسفیانہ انداز میں کہہ سکتے تھے غلام بریں ظرا و کائن کے فلسفی صاحب نہیں بن سکتے۔

یہ کہ نائب نے فلسفیانہ انداز دیکھا ہے کہ ان کے انھوں صاحب کا کلام میں بہت ہے

ایک صاحب نے کہنے کی سبب کی ایک فلسفی جو ہے وہ کسی صاحب نے فلسفیانہ بات کا مطالعہ

بظرف دار کیا ہے جو یہ بات ایک غیر ذکا کے لئے سمجھائی نہ کی کہ انھوں نے کہہ کر انھوں نے کہہ کر

صدر علی صاحب نے بھی غالب اور جلال دین کی فلسفی یا کچھ کی کیفیت و اثر

دی ہے لیکن ان کے فلسفیانہ انداز میں وہ کلام انداز میں کہہ کر انھوں نے کہہ کر انھوں نے کہہ کر

ظاہر و باطن ہے۔

نائب و صاحب ایسے دو کے جتنے بڑے سزا گم میں ہو چکے

اُن دو کے ساتھ بے رنگ قرار دینے کی وہ اپنے پرستاروں کو

اپنے غلامی کو، کے ساتھ کی دعوت دیتی لیکن حقیقت

ہے کہ وہ غلام اس قدر ن اُن دو ظالموں کی ایک شکایت

کا ہیقت و کتنا ہے بلکہ وہ اپنی عزت و فخر کے بڑے سنگ

یا مشورہ کے حدود مسائل و معاملات کی بلکہ دستاویز

اور گواہی و ضمانت دیتی ہے ؟ ۱۷

یہ ایک مختصریت ہے کہ نائب اپنے زمانے کے رطوبت افکاروں کی طرف کی تفسیر یا کچھ نہیں سمجھ رہی

۱	تاج التاج	از جلالی
۲	"تاج التاج"	مهرات شیر
۳	"تاج التاج"	از جلالی
۴	"تاج التاج"	از جلالی
۵	"تاج التاج"	از جلالی
۶	"تاج التاج"	از جلالی
۷	"تاج التاج"	از جلالی
۸	"تاج التاج"	از جلالی
۹	"تاج التاج"	از جلالی
۱۰	"تاج التاج"	از جلالی
۱۱	"تاج التاج"	از جلالی
۱۲	"تاج التاج"	از جلالی
۱۳	"تاج التاج"	از جلالی
۱۴	"تاج التاج"	از جلالی
۱۵	"تاج التاج"	از جلالی
۱۶	"تاج التاج"	از جلالی
۱۷	"تاج التاج"	از جلالی
۱۸	"تاج التاج"	از جلالی
۱۹	"تاج التاج"	از جلالی
۲۰	"تاج التاج"	از جلالی
۲۱	"تاج التاج"	از جلالی
۲۲	"تاج التاج"	از جلالی
۲۳	"تاج التاج"	از جلالی
۲۴	"تاج التاج"	از جلالی
۲۵	"تاج التاج"	از جلالی
۲۶	"تاج التاج"	از جلالی
۲۷	"تاج التاج"	از جلالی
۲۸	"تاج التاج"	از جلالی
۲۹	"تاج التاج"	از جلالی
۳۰	"تاج التاج"	از جلالی
۳۱	"تاج التاج"	از جلالی
۳۲	"تاج التاج"	از جلالی
۳۳	"تاج التاج"	از جلالی
۳۴	"تاج التاج"	از جلالی
۳۵	"تاج التاج"	از جلالی
۳۶	"تاج التاج"	از جلالی
۳۷	"تاج التاج"	از جلالی
۳۸	"تاج التاج"	از جلالی
۳۹	"تاج التاج"	از جلالی
۴۰	"تاج التاج"	از جلالی
۴۱	"تاج التاج"	از جلالی
۴۲	"تاج التاج"	از جلالی
۴۳	"تاج التاج"	از جلالی
۴۴	"تاج التاج"	از جلالی
۴۵	"تاج التاج"	از جلالی
۴۶	"تاج التاج"	از جلالی
۴۷	"تاج التاج"	از جلالی
۴۸	"تاج التاج"	از جلالی
۴۹	"تاج التاج"	از جلالی
۵۰	"تاج التاج"	از جلالی

- ۴۰ نقشین غائب در انیس و محبوب افسانه
- ۴۱ "کوک" نامبر می، سلیب کی آواز مستی و کثر صحتی
- ۴۲ "فرهنا آند" غالب نمبر در انیس و محبوب غائب افسانه
- ۴۳ "غائب" غائب در انیس و محبوب غائب افسانه
- ۴۴ "غائب کی آواز" در انیس و محبوب غائب افسانه
- ۴۵ "غائب یک" در انیس و محبوب غائب افسانه
- ۴۶ "غائب یک" در انیس و محبوب غائب افسانه
- ۴۷ "غائب یک" در انیس و محبوب غائب افسانه
- ۴۸ "غائب یک" در انیس و محبوب غائب افسانه
- ۴۹ "غائب یک" در انیس و محبوب غائب افسانه
- ۵۰ "غائب یک" در انیس و محبوب غائب افسانه

گراں کی جگہ کو اناظر کی پیر سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

و غریب و غریب کو ان کی سحر کا کیا چھوڑا کہ وہ بچا ہوا ہے ان کے ساتھ ساتھ ان کے لیے ٹوٹی کاٹا ...
اس طرح آٹھا ٹوٹی کا ٹوٹی کی جگہ

وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نشا کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی
سید صاحب نے کہا کہ ان کے لیے سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی
نوشہ کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی
نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی
ایک سید صاحب نے کہا کہ ان کے لیے سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نکاح کی پھر تو وہ جگہ نہ سحر کا جگہ کے ہاں سید صاحب کے لیے کی گئی تھی

نہد و نہ گھبراوے نہ ہو کہ اس سے بڑھ کر کسی اور کو بھی یہ قوت نہ ملے نہ ہو۔ تاکہ یہ تو انہی حقیقتات میں سے
ہو کہ اسے انہی باتوں میں سے نظر کر کے اپنی قوت و طاقت کا اندازہ لگائے کہ کھارے پھینکے اور کھینچے اس میں کتنی
طاقت ہے۔

کہیں نہ وقت اور سہ سہ زبانی
تو تیرے چہرے کی ہر بات سے

یہ ایک عجیب و غریب بات ہے کہ جس سے ہر شخص کو اپنے قوت و طاقت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔
جس سے ہر شخص کو اپنے قوت و طاقت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

یہ ایک عجیب و غریب بات ہے کہ جس سے ہر شخص کو اپنے قوت و طاقت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

تاکہ یہ تو انہی حقیقتات میں سے ہو کہ اسے انہی باتوں میں سے نظر کر کے اپنی قوت و طاقت کا اندازہ لگائے کہ کھارے پھینکے اور کھینچے اس میں کتنی
طاقت ہے۔

کہیں نہ وقت اور سہ سہ زبانی

تو تیرے چہرے کی ہر بات سے
یہ ایک عجیب و غریب بات ہے کہ جس سے ہر شخص کو اپنے قوت و طاقت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔
جس سے ہر شخص کو اپنے قوت و طاقت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

یہ ایک عجیب و غریب بات ہے کہ جس سے ہر شخص کو اپنے قوت و طاقت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

تو تیرے چہرے کی ہر بات سے
یہ ایک عجیب و غریب بات ہے کہ جس سے ہر شخص کو اپنے قوت و طاقت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔
جس سے ہر شخص کو اپنے قوت و طاقت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

یہ ایک عجیب و غریب بات ہے کہ جس سے ہر شخص کو اپنے قوت و طاقت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

وہ ان غلوں سے بڑی بڑی ڈانڈ لگاتا ہے۔ ہر ایک کو اس سے بڑی ڈانڈ لگاتا ہے۔ ہر ایک کو اس سے بڑی ڈانڈ لگاتا ہے۔

وہ ان غلوں سے بڑی بڑی ڈانڈ لگاتا ہے۔ ہر ایک کو اس سے بڑی ڈانڈ لگاتا ہے۔ ہر ایک کو اس سے بڑی ڈانڈ لگاتا ہے۔

وہ ان غلوں سے بڑی بڑی ڈانڈ لگاتا ہے۔ ہر ایک کو اس سے بڑی ڈانڈ لگاتا ہے۔ ہر ایک کو اس سے بڑی ڈانڈ لگاتا ہے۔

یہ سنو :

پڑا جاتا ہے جو اس کا شاعر ہے :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

اس کی کوئی عمارت تو ہو گی تو :

دُشمن کی طرف سے جوئی اور جوش : زبانی عیب دہی، غلو، بڑی بات کہنا، بے جا۔

خاصیت : اپنے اپنے ملک کے رہنے والے
گروہ : جن کے درمیان سے ایک ایک کی
بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی
رو : کہ جس کی طرف سے کسی کی
بگڑی ہوئی بات : جو کسی کو بے ہوشی
کے لئے کہی ہوئی بات کہ جس کی طرف سے کسی کی

یہ بھی خاصیت ہے جوئی اور جوش : کہ جس کی طرف سے کسی کی
بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی
بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی
بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی
بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی
بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی

بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی

بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی

بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی

بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی

بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی

بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی
بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی

بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی

بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی

بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی

بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی

بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی

بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی

بے ہوشی : کہ جس کی طرف سے کسی کی

اور نہ کو ادنیٰ جہ کے لئے سیکھ کر تیری ترقی میں نہ کے ساتھ اور بڑی دھڑلے سے تجھ میں کی جہ کے خلاف ہو۔

میری نگاہ جو محنتوں ہے اس کے لئے کا ہے جس پر ہجوم

ہر سب سے زیادہ کی ہر چیز ایک نفس کا ہے بھی نہیں یہ ہو۔

لکھا ہوا کہ تیری جہد محنت درجہ دہی جو مانی میں دوں۔

میں کو تیرے میں رہے تیری اور تیری جہد کی غرار

ہر ایک تیری جہد نام کا ہر ایک ہے تیرے ساتھ ہر ایک

تھکا کے بعد نہ رہے نام نہ تیرے تھکات میں تیری تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں تیری تھکات میں

خواجه

از آن که هر چه داند در هر روز	۱ " خاقان از میان خاقان "
از هر که تا بداند	۲ " یا دگر خاقان "
خاقان	۳ در میان خاقان آمد
خاقان	۴ خلیات خاقان
خاقان	۵ در این خاقان آمد
از هر که تا بداند	۶ یا دگر خاقان
از هر که تا بداند	۷ خلیات خاقان
از خاقان	۸ در این خاقان آمد
خاقان	۹ در این خاقان آمد
خاقان	۱۰ در این خاقان آمد
خاقان	۱۱ " مستحق " مستحق "
خاقان	۱۲ در این خاقان آمد
خاقان	۱۳ در این خاقان آمد
خاقان	۱۴ در این خاقان آمد
خاقان	۱۵ در این خاقان آمد
خاقان	۱۶ در این خاقان آمد

[illegible]

نہا کر ستوں کی جگہ گستاخوں کی گزروں میں رہا قیامت تو وہاں پر وہاں کی اور ان کی شدت
 ہو گئی اور اس سب سے بڑے ایک حضورؑ کا لقب اور مقام نہایت بڑا ہے جس کی شان کے پیش میں پہلوی کا ہونا
 بے گناہان کے ایک نظم میں خدا اور ناد کے درمیان اور کمال پیشانی کی اس قدر کا لقب ہے جس کی شان کا کسی چیز
 پر کاویہ ہے

مجھے ایک دم صاحب کی سرور شدہ نظر اچھلنے لگی۔ اس تجربے سے میں نے ایک اقبال کے لائق کے طور پر
تغزبات کو بھی اختیار کرنا شروع کر دیا۔ اپنی اس عادت سے ان کی صورت کے ساتھ میں نے اپنے
دیکر اقبال کے تمام اغراض کو اپنی صورت میں پیش کر دیا۔ میرا یہ شعر ہے کہ "میرا یہ شعر ہے کہ" میرا یہ شعر ہے کہ
ہو اس کے کہ اقبال کی نظم کا تخلیق میرا ہے۔ میرا یہ شعر ہے کہ "میرا یہ شعر ہے کہ" میرا یہ شعر ہے کہ
زبان سے اس شعر کو تخلیق کرنے پر میں اس وقت سے آگاہ کیا ہے جس میں میرا یہ شعر ہے کہ
وہ شعر ہے کہ "میرا یہ شعر ہے کہ" میرا یہ شعر ہے کہ "میرا یہ شعر ہے کہ" میرا یہ شعر ہے کہ
اس کی تخلیق کو میرا ہے۔ میرا یہ شعر ہے کہ "میرا یہ شعر ہے کہ" میرا یہ شعر ہے کہ
میرا یہ شعر ہے کہ "میرا یہ شعر ہے کہ" میرا یہ شعر ہے کہ "میرا یہ شعر ہے کہ" میرا یہ شعر ہے کہ
میرا یہ شعر ہے کہ "میرا یہ شعر ہے کہ" میرا یہ شعر ہے کہ "میرا یہ شعر ہے کہ" میرا یہ شعر ہے کہ

تائب اگر کہیں شخص پہنچے خود پہنچا دے، تائب کی فکر نہ کرے اور اسے جبر سے جبریت نہ لے
کے تا جبر نہ کرے۔ انسان کو اپنی زندگی میں دوسروں کو اس کی گناہ کی سزا نہ دے اور نہ ہی اس کو
کے قصور پر اس پر جرم یا انسانیت کے گناہ پر اس کے جرم کا بدلہ دے۔ اس کی زندگی میں کچھ بھی ہو جائے
جس کا وہ اپنی ذاتی فکر و تفسیر سے اس کے گناہ سے توبہ ترسے یا اس کی کوئی عیب نہ دیکھے
انسانیت کو اپنے ذاتی جرم سے بے خبر نہ کرے اور اس کے عقوبت نامہ کی کوئی عیب نہ دیکھے۔

قدیمکے وہ غیر قرآنی اس سلسلہ کو تمام ان مشربانہ میں چھوڑنا چاہتا تھا کہ اسے اسے انسانیت کا جو یہ وہ اس کی عظمت سے متعلق ہی
 جاتا ہے اس پر اسے سلسلہ کی عظمت و جلال کا احساس ہے اور یہی خصوصیات اس کی جلدی و عظمت کی بنا پر
 ہیں۔ اس کے لئے کہ وہ انسانیت ہی اس میں جہاد کو فروغ دینے والی ہے جو تمام فرقہ انگیزیوں میں انسانییت کی
 پیدا کنندہ ہے۔ انسانیت ہی سلسلہ میں اس کی تمام خصوصیات کے ساتھ ساتھ یہاں کے ایک اور سلسلہ کے
 کو کھنڈہ کا سمندر ایک بستی ہے انسانیت ہی کی بدولت دنیا کی تمام قوموں کے ساتھ ساتھ سراسر ہی کے اس کے
 ترقی کی سربراہی کا ملکہ ہے جنہوں نے انسانی

حق اور حقیقت اور ان کے یہ چاہتے تھے کہ انسانیت کے چاہتے تھے ان کے

یعنی یہ تو ان کے لئے انسانیت کا عقیدہ کہ ان کے تعلق تمام ان کی جلدی و عظمت کی بنا پر

ان کے لئے کہ وہ انسانیت ہی اس میں جہاد کو فروغ دینے والی ہے جو تمام فرقہ انگیزیوں میں انسانییت کی
 پیدا کنندہ ہے۔ انسانیت ہی سلسلہ میں اس کی تمام خصوصیات کے ساتھ ساتھ یہاں کے ایک اور سلسلہ کے
 کو کھنڈہ کا سمندر ایک بستی ہے انسانیت ہی کی بدولت دنیا کی تمام قوموں کے ساتھ ساتھ سراسر ہی کے اس کے
 ترقی کی سربراہی کا ملکہ ہے جنہوں نے انسانی

حق اور حقیقت اور ان کے یہ چاہتے تھے کہ انسانیت کے چاہتے تھے ان کے

یعنی یہ تو ان کے لئے انسانیت کا عقیدہ کہ ان کے تعلق تمام ان کی جلدی و عظمت کی بنا پر
 ان کے لئے کہ وہ انسانیت ہی اس میں جہاد کو فروغ دینے والی ہے جو تمام فرقہ انگیزیوں میں انسانییت کی
 پیدا کنندہ ہے۔ انسانیت ہی سلسلہ میں اس کی تمام خصوصیات کے ساتھ ساتھ یہاں کے ایک اور سلسلہ کے
 کو کھنڈہ کا سمندر ایک بستی ہے انسانیت ہی کی بدولت دنیا کی تمام قوموں کے ساتھ ساتھ سراسر ہی کے اس کے
 ترقی کی سربراہی کا ملکہ ہے جنہوں نے انسانی

آزادی و احترام آدمی اور حقوق مقام آدمی

انسانی آزادی و احترام آدمی اور حقوق مقام آدمی کے لیے جو اصول بنائے گئے ہیں ان میں سے پہلے اور اہم ترین اصول یہ ہے کہ ہر انسان کو اپنی آزادی اور حقوق کا احترام کرنا چاہیے اور دوسروں کی آزادی اور حقوق کا احترام کرنا چاہیے۔

انسانی آزادی اور حقوق کے لیے جو اصول بنائے گئے ہیں ان میں سے پہلے اور اہم ترین اصول یہ ہے کہ ہر انسان کو اپنی آزادی اور حقوق کا احترام کرنا چاہیے اور دوسروں کی آزادی اور حقوق کا احترام کرنا چاہیے۔

انسانی آزادی اور حقوق کے لیے جو اصول بنائے گئے ہیں ان میں سے پہلے اور اہم ترین اصول یہ ہے کہ ہر انسان کو اپنی آزادی اور حقوق کا احترام کرنا چاہیے اور دوسروں کی آزادی اور حقوق کا احترام کرنا چاہیے۔

انسانی آزادی اور حقوق کے لیے جو اصول بنائے گئے ہیں ان میں سے پہلے اور اہم ترین اصول یہ ہے کہ ہر انسان کو اپنی آزادی اور حقوق کا احترام کرنا چاہیے اور دوسروں کی آزادی اور حقوق کا احترام کرنا چاہیے۔

کتابخانه ملی افغانستان - کابل

میں نے ان کے ساتھ اپنے دل سے محبت کی۔ اور میرا ان کے ساتھ یہ ہے کہ میں ان کے ساتھ ہوں۔

[illegible][illegible]

مجلس شورى اعلیٰ کی رویت سے، مریضیت کا سبب، آنکھوں کا دھوکا،

[illegible]

اس وقت سے قوم نے خود پر پڑا تھا چنانچہ اس مسئلہ میں قوم کے داخلی کے حالات اور اہمیت کی طرف نظر نہیں
اٹھاتا۔ یہ کام چلتے ہوئے شروع ہوا۔ کیونکہ پہلے ہی اس طرح پیدا کر کے لگا کر چل گیا ہے۔

خبردارت کی وجہ سے یہ مسئلہ بڑھ گیا۔ جہاں کارکنان کی انجمنوں کا کارکن

انگریزوں کی طرف سے دیکھا گیا اور ان کے لیے اس طرح کی تعلیمات اور تعلیمی کے سبب یہ دوستی کے تزلزل کا شکار بن
گئے۔ ان کے لیے اس تعلیمات کے کارکنان اس طرح جواب دیا کہ یہ کہہ کر کہہ کر ان کا دل بڑھ گیا کہ یہ کیا ہے لیکن اپنے
اس طرح وہ ان کے لیے یہی قوم کے لیے اس وقت سے پیدا کر کے لگا کر چل گیا ہے کہ یہ کارکنان کی تعلیمات

تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے

یہ قوم کے لیے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے
دلی کوئی کمی نہیں ہے۔ یہ قوم کے لیے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات
انگریزوں کے لیے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے
تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے
یہ کارکنان کے لیے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے

تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے

خبردارت کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے
یہ قوم کے لیے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے
تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے
یہ کارکنان کے لیے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے
تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے
یہ کارکنان کے لیے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے

تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے

یہ قوم کے لیے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے
تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے
یہ کارکنان کے لیے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے
تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے
یہ کارکنان کے لیے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے اس طرح کے کارکنان کی تعلیمات کی وجہ سے

جب تک کہ چنانچہ اس کی جگہ کا قیدہ مسجد محمدیہ کے نزدیک تھا کہ وہ

تکلیف دہ و مذہبیت حمل کا پیشہ رکھتا تھا۔ ان کی فکر میں تھی کہ یہ مسجد کلاسیکی اور اسلامی اور
عالمی ہے۔ جب یہ وہاں پہنچا تو اس کے عالم میں کچھ کچھ ہل چلا ہوا تھا۔ ان کا سوال کلاسیکی
کی طرف تھا۔ اس فریب سے اچھٹ ہونے والا آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ شاعر قلم جو اس فریب سے پہلے ہی رہتا
تھا۔ یہ سب کچھ اس فریب سے دور کی حیثیت سے دیکھتا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ یہ سب کچھ اس فریب سے دور ہے۔
پہلے ہی میں لکھا کہ یہ عالم میں اگرچہ تو کچھ ہل چلا ہے۔

غالب کا تعلق بہت دور پہلے کا تھا۔ وہ ان کی ترقی کا نام لے رہا تھا۔ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اس کے وقت کی دینی و ملی
قدروں کے ساتھ ساتھ خیالی فکر میں بھی تبدیلی کا گہوارا ہے۔ چنانچہ انھوں نے اپنی رائے ان کے سامنے رکھی۔
کچھ کچھ انھیں مسجد کے وقت کا تصور کے آگے بڑھنے سے روک کر رہا تھا۔ یہ تو شرم و حیا کے تصور کا گہوارا تھا۔
ان کی ترقی پسندی کا سبب ان کی ترقی پسندی نہیں تھی۔ ان کی ترقی پسندی ان کی ترقی پسندی تھی۔ انھوں نے انھیں
کوئی سرپرست نہیں ملتا تھا۔ ان کے قلم کے وقت کے ساتھ ساتھ ان کی ترقی پسندی کا گہوارا تھا۔ انھوں نے انھیں
اپنا خیال اس کی کیا ہے۔

ان کے خیال میں ان کی شکل ان کی شکل ہے۔ یہ ہے اور یہی کہ ان کے زمانے میں

قلم کا خیال وہی رہا کہ جسے حالات ماحول کے اثرات و تاثرات نے اس کی شکل دی تھی۔ اس سے اس کے گرد و احاطہ
سے دور رہنے کے سبب ان کے خیال کے دور کا خیال ان کے دور کا خیال ہے۔ اس سے اس کے گرد و احاطہ
ملا کر ان کی شکل وہی رہی ہے۔ جب یہ صورت ہے تو ان کی ترقی پسندی کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم
کا اس تصور کا قلم ان کی شکل کے گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔
اس سے اس کے دور کا خیال ان کے دور کا خیال ہے۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔
ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔
ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔

یہ ہے ان کے دور کا خیال ان کے دور کا خیال ہے۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔

ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔

ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔

ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔ ان کے قلم کا گہوارا تھا۔

عاشقی میر طلب اور قسمت ایہ تاب دل کا کیا رنگ کروں غویں بکروں نے تک

ایک دم عاشق کی کائنات کی شکل غریب کی آواز گاہ بہ گاہ لڑکتا ہوا کی سہیلی، سسٹہ ہی غم اپنا
کا غریب کی جھلک اپنی سہیلی کی کسیریشی نظر اس کی ہر سر غریبات کا غم اس طرف لڑا گیا ہے۔

ام نے لڑا لڑا غم اس کے دل کے مسیگر خاک ہو جائی گے تم کو غم ہو لے تک

دنیا کی سہیلی اور زندگی سکھنے والی ہوئی ہوئے کے سطر میں تقریباً لڑا لڑا غم نے پڑی کر سہیلی ہی
تو لڑا گیا ہے پڑا پڑا غم نے ہی پھر تھیں اس حقیقت پر اس طرف کے سطر میں لڑا گیا ہے۔

ایک غم غریب نہیں غم سب سہیلی غم گئی غم ہے تک غم غم غم غم غم

دنیا کی غم
آئینہ غم

سہیلی غم
کس سہیلی اور سہیلی غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم

کئی اور غم
ہو ای گئے غم

کئی اور غم
کئی اور غم

کئی اور غم
کئی اور غم

کئی اور غم
کئی اور غم

یہ غم

غم غم

غم
غم غم

غم
غم غم

ہر چیز میں غمراہیہ لکری سہارا کے مطابق اس کے خطوط میں اظہارِ خیال کرتے رہے ہیں۔

غائب چاند غائب ہے نظر کشا تھا اس لیے اس نے غور سے غور میں اپنی کے لہریں منتقل کر کے کہ غائب غائب
نارنج شمع سے کیا ہے گر چہ دل کو خزاں میں اپنی کی سانس اور اُفقہ اگر ایک ہی جہت سے ہے کہ - - - - -
ہاں تک کہ اگر یہ حال ہے کہ میں نے اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں
کا اظہار کر کے ہم نے غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں
آپ کے دو سوالیہ لکریں اور اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں

غائب ہے غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں
یا غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں

میں اور غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں
یا غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں

آپ کے دو سوالیہ لکریں اور اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں
آپ کے دو سوالیہ لکریں اور اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں

یا غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں
یا غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں

آپ کے دو سوالیہ لکریں اور اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں
آپ کے دو سوالیہ لکریں اور اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں
آپ کے دو سوالیہ لکریں اور اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں
آپ کے دو سوالیہ لکریں اور اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں

یا غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں

آپ کے دو سوالیہ لکریں اور اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں
آپ کے دو سوالیہ لکریں اور اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں

یا غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں

یا غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں اپنی غور میں

یہودی کا یہاں داخل ہونے کے وقت کے خوف و اضطراب کا یہاں بھی ذکر ہے۔ یہودیوں کے
 اشیاء کے ساتھ ساتھ ان کے خشت و فرش کے ساتھ بھی ذکر ہے۔ ان کے اشیاء کے ساتھ ساتھ ان کے
 یہودیوں کے ساتھ ساتھ ان کے خشت و فرش کے ساتھ بھی ذکر ہے۔ ان کے اشیاء کے ساتھ ساتھ ان کے
 یہودیوں کے ساتھ ساتھ ان کے خشت و فرش کے ساتھ بھی ذکر ہے۔ ان کے اشیاء کے ساتھ ساتھ ان کے
 یہودیوں کے ساتھ ساتھ ان کے خشت و فرش کے ساتھ بھی ذکر ہے۔ ان کے اشیاء کے ساتھ ساتھ ان کے

”قائب غنہ و ثقلہ و خزانہ کو ساتھ لے کر فرمیں

کوئی کڑی پڑھتے ہوئے ایک عالم ایک ما

ابتر بندہ دستوں کے قادی کو خزانہ میں حضرت امیر سرور علیہ السلام کو ایک ایسے خوش نصیب عالم
 یہودیوں کی زبانوں اور شکار کی کا قائب نے بھی قلوب عزت کیا ہے۔ چنانچہ قائب نے سرور کو جو
 خط لکھا ہے اس میں دیگر بندہ متعلق خزانہ کی تحفوں کے ساتھ امیر سرور علیہ السلام کا ذکر بھی فرما دیا ہے۔
 ساتھ ہی ہے۔

”بندہ دستوں کے قادی کو خزانہ میں حضرت امیر سرور علیہ السلام کے ساتھ

کوئی آسٹہ و علم و تہمت نہیں ہوا کہ سرور علیہ السلام کی طرف سے

ہو یا جو خزانہ کی طرف سے ہو یا جو خزانہ کی طرف سے ہو یا جو خزانہ کی طرف سے

نیکوئی ہو یا جو خزانہ کی طرف سے ہو یا جو خزانہ کی طرف سے ہو یا جو خزانہ کی طرف سے

ان سرور دستوں کے قادی کو خزانہ میں حضرت امیر سرور علیہ السلام کے ساتھ

کوئی کڑی پڑھتے ہوئے ایک عالم ایک ما

جس طرح قائب نے بندہ دستوں کے قادی کو خزانہ میں حضرت امیر سرور علیہ السلام کو ایک ایسے خوش نصیب عالم
 انہیں بھی کا خیر کی طرف سے خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے
 ایسے خوش نصیب عالم کی طرف سے خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے

سندہ دستوں کے قادی کو خزانہ میں حضرت امیر سرور علیہ السلام کے ساتھ

قائب نے اہل ای خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے

نہیں دیکھا کہ خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے

خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے

خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے خزانہ کی طرف سے

قالب کا ایک سادہ شاعری شعر ہے کہ۔

نہا یہ نہ تو تیرا کب لہو چڑھ
 غریب تیرا مای غم و زحمت
 اسی صورت کو جب جو کہ تو کی خوش کرتے ہیں تو شام کا قیام تیرا
 اور ہر یک شاعری فارسی سے لے کر ہندوستان تک۔

یہ ہر گاہ کی شاعری کے لئے ہے
 غریب غم کے لئے ہے
 ایک شاعری شاعری کی ہر شاعری کے لئے ہے
 اس طرح کیا گیا ہے۔

مگر یہاں نہ تو شاعری ہے
 کہ شاعری کی شاعری ہے
 اسی صورت کو کہ اسی طرح شاعری کے لئے ہے
 شاعری کے لئے ہے۔

وہ شاعری کے لئے ہے
 کہ شاعری کے لئے ہے
 قالب نے اپنے ایک شاعری شاعری کے لئے ہے
 صورت کے لئے ہے۔

مگر یہ شاعری شاعری کے لئے ہے
 کہ شاعری کے لئے ہے
 اگرچہ سب شاعری شاعری کے لئے ہے
 اور یہ شاعری شاعری کے لئے ہے۔

یہ شاعری شاعری کے لئے ہے
 کہ شاعری کے لئے ہے
 قالب نے اپنے شاعری شاعری کے لئے ہے
 شاعری کے لئے ہے۔

مگر یہ شاعری شاعری کے لئے ہے
 کہ شاعری کے لئے ہے
 شاعری کے لئے ہے
 شاعری کے لئے ہے۔

یہ شاعری شاعری کے لئے ہے
 کہ شاعری کے لئے ہے
 شاعری کے لئے ہے
 شاعری کے لئے ہے۔

یہ شاعری شاعری کے لئے ہے
 کہ شاعری کے لئے ہے
 شاعری کے لئے ہے
 شاعری کے لئے ہے۔

ہر گز نہ اپنے بدن پر چڑھ کر نہ اپنے جسم پر
مضمری آفرینی کے ساتھ کدورت از این بریان صہ صہ علی شعری کا نظریہ ہے۔

ہر گز نہ اپنے بدن پر چڑھ کر نہ اپنے جسم پر
مضمری آفرینی کے ساتھ کدورت از این بریان صہ صہ علی شعری کا نظریہ ہے۔

ہر گز نہ اپنے بدن پر چڑھ کر نہ اپنے جسم پر
مضمری آفرینی کے ساتھ کدورت از این بریان صہ صہ علی شعری کا نظریہ ہے۔

ہر گز نہ اپنے بدن پر چڑھ کر نہ اپنے جسم پر
مضمری آفرینی کے ساتھ کدورت از این بریان صہ صہ علی شعری کا نظریہ ہے۔

ہر گز نہ اپنے بدن پر چڑھ کر نہ اپنے جسم پر
مضمری آفرینی کے ساتھ کدورت از این بریان صہ صہ علی شعری کا نظریہ ہے۔

ہر گز نہ اپنے بدن پر چڑھ کر نہ اپنے جسم پر
مضمری آفرینی کے ساتھ کدورت از این بریان صہ صہ علی شعری کا نظریہ ہے۔

ہر گز نہ اپنے بدن پر چڑھ کر نہ اپنے جسم پر
مضمری آفرینی کے ساتھ کدورت از این بریان صہ صہ علی شعری کا نظریہ ہے۔

ہر گز نہ اپنے بدن پر چڑھ کر نہ اپنے جسم پر
مضمری آفرینی کے ساتھ کدورت از این بریان صہ صہ علی شعری کا نظریہ ہے۔

آگاہ ہوا صرت اولی کا شمت اریادو محبت سرنگی کا سبب نے خزانہ نگ
 قائب کے کعبہ ذیل غدار کی شمریں حضور آفرینی کا حکم ہے ۔

جہاں ماسکتا تاہم تم تخت اگوستام کو از خود بزرگ شستی علی رنگ تم باد
 اسی حضور کو ای کے رنگ اور شمریں دیکھئے ۔

موت دلوں آئینہ خازن کے کوا بکے ڈوبنے جاؤں کو ہوا شمر ایاب بکے
 قائب کا مسدود فی غدار کی شمریں کی قدرت نہ اسی کا بہنوی نکاس ہے ۔

تکلیف مستحکم و صمد و از نداد آواز سنے تیرا کہ آواز نداد
 یہی حضور تک کے رنگ اور شمریں علامت پر شمریں ایاب و پیاں کی گہرائی کے ساتھ شمریں
 برستلی بھی پھر پورا انداز میں پائی جاتی ہے ۔

نہم سہل نہی علی دل کی یاد ب تیرا سبب پہل صبر و شکیں بک
 قائب نے غلط موت و حیات کی غدار کی اور آئینہ خازن کی اپنا موضوع کلام بنایا ہے چنانچہ
 غدار کی پکڑی ہے کہ ۔

تا در ایملر چند اریکے رو از صفت و در حیات غفلتے بناد
 آفریں اسی حضور کو اس توہم کی کے ساتھ پیش کیا ہے ۔

یہی سبب تھا کہ کار کیا کیا در مرزا قیسمت کا سرا کیا

قائب نے چند غدار کی اور آئینہ خازن کی کا قراہی ہے چنانچہ غدار کی ان کی جدت اور کا
 انداز ظاہر ہے ۔

بر سکتے آج کو شمر صفت کشیدہ انکم یاد و نورانی ہو
 یہی جدت اور انداز کی شمر کا صفت و صفت تو ملتی ہے ۔

وہی آئینہ خازن کے آپ اپنے زو قائب آج ہے اسی سے کھلی بکارت دیکھا جلتا ہے

ملا جہ زانہ و دلی آواز کے ساتھ پیدائی جہاں کر اسی قائب کا خصوصیت شکر ہے ۔ اس کی غدار کی ظاہری ہوا
 آئینہ خازن و دلی جہاں کی مشاغل پر شمر ملامت ہے جی ہے ۔ شکر غدار کی آہستہ جی کے ہوا کی شکر نے
 برآخیز کیا ہے وہ غدار کی شمریں پر شمر غدار کی قدرت ہے ۔

شکر ۔

الحق یہ ہے کہ قائب کا آپ و صفت جہاں گفت کہ آں چند غدار نہ تھا صفت
 یہی حضور کو کعبہ خازن کی حکم کے یہی تو جی ہے کہ جی ۔

